جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال ایک ہمہ جہت شخصیت

Justice Dr. Javed Iqbal is a Versatile Personality

Dr. Muhammad Waseem Anjum
Head of Department Urdu, Muslim Youth University, Islamabad
hodurdu@myu.edu.pk
Dr. Qaisar Aftab Ahmed
Assistant Professor, Department of Language and Literature, Ibadat International University, Islamabad
qaisar.aftab@dll.iiui.edu.pk
Dr. Sadia Tahir
Assistant Professor, Department of Urdu, Federal Urdu University, Islamabad
sadia.tahir@fuuast.edu.pk

KEYWORDS

Allama Iqbal
Javed Iqbal
Rendered
Literature
Research
Personality
Sermons
Legends
Glimses

DATES

Received	**28-10-2024**
Accepted	**22-11-2024**
Published	**31-12-2024**

QR CODE

ABSTRACT

Justice Dr. Javed Iqbal was Son of Dr. Allama Muhammad Iqbal, He rendered his services in law and various other fields after receiving his Law Degree.He inherited his love for literature. His works were also published in book form. Research work has been done and is being done in different universities on his personality, literary services, sermons, legends, plays and books. In this article under review, a glimpse of the all-round personality of Justice Dr. Javed Iqbal has been discussed.

DOI:
http://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/110

تلخیص:

جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال علامہ محمد اقبال کے بیٹے ہیں جنھوں نے قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد قانون اور دیگر مختلف شعبوں میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔ ادب سے دل چسپی ان کو وراثت میں ملی۔ ان کی تخلیقات کتابی شکل میں بھی شائع ہوئیں۔ ان کی شخصیت، ادبی خدمات، خطبات، افسانوں، ڈراموں اور کتابوں پر مختلف یونیورسٹیوں میں تحقیقی کام ہوا اور ہو رہا ہے۔ زیر نظر مضمون میں جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کی ہمہ جہت شخصیت کی ایک جھلک زیر بحث آئی ہے۔

علامہ اقبال کی پہلی شادی کریم بی بی سے 1893ء میں گجرات میں ہوئی۔ دوسرا نکاح سردار بیگم سے 1910ء میں ہوا جبکہ رخصتی میں تعطل آجانے کے باعث دوسری مرتبہ اگست یا ستمبر 1913ء میں نکاح کے بعد رخصتی ہوئی۔ ان کی رخصتی سے پہلے لدھیانہ میں مختار بیگم سے 1913ء کے آغاز میں شادی ہوئی۔ پہلی بیوی کریم بی بی سے معراج بیگم اور آفتاب اقبال نے جنم لیا جب کہ سردار بیگم سے جاوید اقبال اور منیرہ بیگم کی پیدائش ہوئی[1]۔ علامہ اقبال کے فرزند جاوید اقبال 5 اکتوبر 1924ء سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ گیارہ برس کی عمر میں والدہ ماجدہ اور چودہ برس کی عمر میں والد گرامی رحلت فرما گئے۔[2] جاوید اقبال کی پیدائش پر ان کے دادا شیخ نور محمد نے ان کے کان میں اذان دی اور آفتاب اقبال کی مناسبت سے ان کا نام قمر الاسلام تجویز کیا۔ مگر علامہ اقبال نے قمر الاسلام کے بجائے جاوید اقبال نام رکھا۔ اس بارے میں سعشہ خان کا کہنا ہے:

> "یہ نام علامہ اقبال اور ڈاکٹر جاوید اقبال دونوں کے لیے مبارک ثابت ہوا۔ جاوید نامہ اور جاوید سے منسوب نظموں کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی۔ ان نظموں کے ذریعے علامہ اقبال نے "نژاد نو" کو عمل کا پیغام دیا اور سربلند ہونا سیکھا اور جاوید اقبال کو اس نام کی برکت سے علم کی فضیلت اور فلسفے کی گہرائی حاصل ہوئی"(3)

جاوید اقبال اپنی پیدائش کے بارے میں کہتے ہیں۔

> "میری پیدائش سے چند سال قبل ابا جان شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک بیٹا عطا کرے۔ آپ نے حضرت مجددؒ سے یہ عہد بھی کیا کہ اگر خداوند تعالیٰ نے انہیں بیٹا دیا تو اُسے ساتھ لے کر مزار پر حاضر ہوں گے۔ آپ کی یہ دُعا پوری ہوئی اور کچھ عرصہ بعد جب میں نے ہوش سنبھالا تو مجھے اپنے ہمراہ لے کر دوبارہ سرہند شریف پہنچے۔ اس سفر کے دھندلے سے تصورات میری نگاہوں کے سامنے ابھرتے ہیں۔"(4)

جاوید اقبال نے سیکرڈ ہارٹ مشن ہائی سکول لاہور سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور جب نو برس کے ہوئے تو ایک سال کے لیے سینٹ فرانسس سکول انارکلی میں داخلہ لے لیا۔ میٹرک سنٹرل ہائی سکول لاہور اور اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ سے کیا۔ 1940ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف اے، بی اے آنرز اور ایم اے انگریزی کر لیا۔ اسی

کالج میں ایم اے فلسفہ میں 1948ء میں (5) ڈگری حاصل کرنے کے بعد 1949ء میں سمندری راستے سے انگلستان روانہ ہوئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ۔ انھوں نے The Development of Political Philosophy of Islam کے موضوع پر پروفیسر اے جے آربری کی نگرانی میں 1954ء میں اپنا مقالہ مکمل کیا جو بعد میں Islam and Pakistan's Identity کے نام سے کتابی صورت میں شایع ہوا۔ جس کا اُردو ترجمہ "اسلام اور پاکستان کا تشخص" کے نام سے سید قاسم محمود نے کیا ہے[6]۔ جاوید اقبال اپنی خود نوشت میں تحریر کرتے ہیں:

> "لندن میں بیرسٹری کے امتحان دو حصوں میں دیئے جاسکتے تھے۔ ہر سال میں چار مرتبہ پہلے حصہ کے چھے پرچوں کے امتحان علیحدہ علیحدہ بھی ہوتے تھے مگر دوسرے حصے کے چھے پرچوں کے امتحان ایک ساتھ لینے پڑتے تھے۔ علاوہ اس کے تین سال کی مدت میں لنکنز ان کے مخصوص تعداد میں ڈنرز میں شرکت بھی ضروری تھی۔ میں نے تین سال میں لندن جا کر موج کے ساتھ ڈنرز کی تعداد پوری کی اور اسی عرصہ میں ایک ایک کر کے بار کے پہلے حصہ کے چھے پرچوں کے امتحان بھی پاس کر لیے۔ جہاں تک بار کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے میں نے طے کیا کہ پی ایچ ڈی کا تھیسس مکمل کرنے کے بعد کیمبرج سے لندن منتقل ہونے پر اس سے بھی فراغت حاصل کروں گا"۔(7)

زمانہ طالب علمی میں جاوید اقبال بی بی سی کی مشرقی سروس سے دس منٹ کا ایک پروگرام کیمبرج لیٹر کرتے رہے۔ 1957ء سے 1970ء تک پنجاب یونیورسٹی میں جزوقتی استاد کی حیثیت سے پڑھاتے رہے۔ 1970ء میں کونسل مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلے میں الیکشن لڑا مگر ناکام ہوئے۔ جولائی 1971ء سے 1986ء تک لاہور ہائی کورٹ کے جج رہے۔ آخری چار سال چیف جسٹس رہے۔ 1986ء سے، 1989ء تک سپریم کورٹ کے جج رہے اور اسی عہدے سے سبکدوش ہوئے(8)۔ "اپنا گریباں چاک" میں مزید لکھتے ہیں:

> "4 اکتوبر 1989ء کو سپریم کورٹ سے ریٹائرمنٹ پر میں نے سامان اسلام آباد کے ریسٹ ہاوس سے اٹھایا اور اپنے گھر لاہور آگیا۔ میرا سب سے پہلا مقصد اپنے آپ کو مصروف رکھنے کی خاطر کوئی کام تلاش کرنا تھا۔ میں نے سیاست چھوڑ کر ججی قبول کی تھی اور اب ججی کا چغا بھی اُتار پھینکا تھا۔ اس سے بیشتر مصوری اور مجسمہ سازی کے شغل کو اس لیے خیر آباد کہا کہ مجھ میں ایک اچھا آرٹسٹ بن سکنے کی اہلیت نہ تھی اور درمیانہ آرٹسٹ بننا میری فطرت کو قبول نہ تھا۔ البتہ ڈرامہ نویسی میں چند ایک نئے تجربے کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے سنجیدہ ڈراموں کی کوشش کی، لیکن پاکستان میں سنجیدہ ڈراموں کے لیے اسٹیج کی عدم موجودگی کے سبب اس صنف کا مستقبل مجھے دکھائی نہ دیتا تھا۔ جہاں تک ریڈیو یا ٹی وی کے لیے ڈرامہ نگاری کا تعلق ہے تو ان اداروں کا سفر نہایت مایوس کن تھا۔ عجیب و غریب قسم کے اعتراضات اٹھائے جاتے تھے اور جدت پسندی کو بدعت سمجھا جاتا رہا تھا۔ مثلاً میں نے ٹی وی کے لیے "محمد بن قاسم" کے موضوع پر نئے انداز میں ڈرامہ لکھا۔ اعتراض ہوا کہ سندھ میں راجہ داہر کے قبیلے کے لوگ

ناراض ہو جائیں گے۔ میں نے "سم" نامی ایک کھیل تحریر کیا جس میں یہ دکھلانا مقصود تھا کہ حیات بعد موت کی تحصیل پر کسی کا حق نہیں بلکہ صرف وہی اس انعام کے مستحق ہوں گے جو اپنی موجودگی میں کوئی تخلیقی کام کر جائیں۔ تمثیل علامہ اقبال کے فلسفہ حیات کے بعد ممات پر مبنیٰ تھی اور مقصد ایک بے حس قوم کو تخلیقی یا کارہائے نمایاں انجام دینے کی اہمیت کا احساس دلانا تھا۔ لیکن ٹی وی کا اعتراض تھا کہ یہ تصور اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ "سلطان مراد اور معمار" نامی ڈرامہ (جو علامہ اقبال کی ایک فارسی نظم سے ماخوذ تھا) عدلیہ کے روبرو مساوات اور قصاص کے اسلامی اصولوں پر مبنی تھا کہ مجرم کو قصاص کے طور پر معاف بھی کیا جا سکتا ہے مگر ڈرامہ بھٹو کو پھانسی دیئے جانے کے بعد ٹیلی کاسٹ کیا گیا، حالانکہ ان کے ٹرائل کے دوران ٹی وی والوں نے ریکارڈ کیا تھا۔۔۔ بالآخر ڈرامہ نویسی سے توبہ کر لی۔ بہر حال بنیادی طور پر ایک لکھنے پڑھنے والے شخص کی حیثیت سے میں لکھنے پڑھنے کے سوا اور کس کام کے بارے میں سوچ سکتا تھا۔ میں نے کلام اقبال کے اُردو حصے کی تشریح لکھنے کا ارادہ کیا اور اس پر کام بھی شروع کر دیا۔ مگر یہ کام اسی طرح ادھورا رہ گیا جسے بڑی محنت سے میری تحریر کردہ "رضیہ سلطانہ" نامی تمثیل ادھوری رہ گئی تھی۔ اس طویل یونانی المیہ کی طرز کے ڈرامے میں میرا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ اسلامی تاریخ میں شیطان نے کیا کردار ادا کیا ہے اور اس طرح ہماری نہایت اہم تاریخی ہستیوں خلفائے راشدین کے زمانہ سے لے کر اب تک اس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیوں کی مانند کھیلتی چلی آ رہی ہیں۔ شاید بہتر تھا کہ یہ ڈرامہ مکمل نہ ہو سکا کیونکہ ہم تو اپنی بری بھلی تاریخ کو بھی مذہب کا حصہ قرار دیتے ہوئے مقدس سمجھتے ہیں"۔(9)

ڈاکٹر جاوید اقبال کی اقبال شناسی پر وفاقی جامعہ اردو اسلام آباد کیمپس سے ایک محققہ فردوس اختر نے پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان "جسٹس (ر) جاوید اقبال بطور اقبال شناس" ڈاکٹر محمد وسیم انجم کی نگرانی میں ضبط تحریر کیا ہے[10] اس مقالے میں ان کے افسانوں، ڈراموں، خطبات اور کتب پر مفصل گفتگو کی ہے ڈاکٹر جاوید اقبال کی چند معروف کتب ملاحظہ کیجئے۔

1۔ خطبات اقبال۔ تسہل و تفہیم۔ سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔ اشاعت سوم۔ 2011ء

2۔ زندہ رود (علامہ اقبال کی مکمل سوانح حیات)۔ سنگ میل پبلی کیشنز، اقبال اکادمی، لاہور۔ اشاعت دوم۔ 2008ء

یاد رہے اس سے قبل "زندہ رود" کے تین جلدوں میں شیخ غلام علی اینڈ سنز نے کئی ایڈیشن شائع کیے۔ ان پر ڈاکٹر راشد حمید نے ایم فل کا مقالہ ضبط تحریر کیا تھا جس کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔[11]

3۔ اپنا گریبان چاک۔ (خود نوشت سوانح حیات)۔ سنگ میل پبلی کیشنز۔ لاہور۔ اشاعت ششم۔ 2009ء

4۔ افکار اقبال۔ (تشریحات جاوید)۔ سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔ اشاعت دوم۔ 2005ء

5۔ مئے لالہ فام۔ (علامہ اقبال پر مقالات کا مجموعہ)۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور۔ اشاعت دوم۔ 1973ء

6۔ جہان جاوید۔ سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔ اشاعت دوم۔ 2004ء

7۔ رموز بے خودی۔(فارسی اشعار کا منظوم ترجمہ)۔سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور۔2010ء

8۔ رضیہ سلطانہ۔(ڈراما)۔سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور۔2011ء

9۔ خطوط بنام جاوید اقبال۔سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور۔2011ء

10۔ جاوید نامہ اقبال۔ترجمہ۔اُردو ڈرامائی تشکیل۔سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور۔2014ء

11۔ شذرات اقبال(اُردو ترجمہ،افتخار صدیقی)۔ مجلس ترقی اُردو۔لاہور۔1983ء

ڈاکٹر جاوید اقبال اپنی پڑھائی لکھائی کے بارے میں بچپن کا ایک واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

> "میں بچپن میں بے حد شریر تھا۔ پڑھائی سے بھی کوئی خاص دل چسپی نہ تھی۔ اس لیے اماں جان سے مار کھانا میرا معمول بن چکا تھا۔ اماں جان بچوں کی پرورش کے سلسلے میں ایک ایسے اصول کی پابند تھیں جو نہایت سخت تھا۔ وہ اکثر کہا کرتیں کہ اولاد کو کھانے کو دو سونے کا نوالہ لیکن دیکھو قہر کی نظر سے۔"(12)

ڈاکٹر جاوید اقبال نے مختلف مواقع پر متعدد یونیورسٹیوں، علمی اداروں اور پاکستان ٹیلی ویژن پر توسیعی خطبات پیش کیے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں اپنے خیالات کا اظہار مختلف ایام اقبال میں کرتے رہے اور انہیں براہ راست سننے کے کئی مواقع میسر آئے۔ ان کے حالات زندگی کے ساتھ ان کے سارے کام کو باہم مربوط کرنے سے ان کی اصل شخصیت نمایاں ہو گی۔ ان پر متعدد تحقیقی مقالات تحریر ہو چکے ہیں اور ان کی کثیر الجہات شخصیت پر مزید جامعاتی تحقیقی کام کی گنجائش ہے۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے انہیں ہلال امتیاز سے بھی نوازا ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال 91 برس کی عمر میں 3 اکتوبر 2015ء کو رحلت فرما گئے۔[13] 7 جولائی 2018ء میں جسٹس(ر) ناصرہ جاوید اقبال ایک انٹرویو میں کہتی ہیں:

> "جاوید اقبال نے اطمینان بخش زندگی بسر کی۔ وصیت کے بارے میں بتایا کہ کوئی ایسی وصیت نہیں کہ ڈاڑھی والا نماز جنازہ نہ پڑھائے۔ ہاں ڈاکٹر معین الدین نظام کو کہا تھا کہ وہ ان کا نماز جنازہ پڑھائیں اور انہوں نے ہی پڑھایا۔"(14)

ان کے پس ماندگان میں اہلیہ جسٹس(ر) ناصرہ جاوید اقبال اور دو بیٹے ولید اقبال اور منیب اقبال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر جاوید اقبال کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر کامل نصیب ہو۔ "آمین"۔

حوالہ جات

1. جاوید اقبال، زندہ رود (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2008ء)، 199۔202، 204۔
2. جاوید اقبال، ڈاکٹر، اپنا گریبان چاک (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، اشاعت ششم، 2009ء)، 11۔
3. سعیشہ خان، ڈاکٹر جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال: شخصیت اور ادبی خدمات (لاہور: سورج پبلشنگ بیورو، اشاعت اول، 1995ء)، 8۔
4. جاوید اقبال، مئے لالہ فام (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، اشاعت دوم، 1973ء)، 3۔
5. جاوید اقبال، ڈاکٹر، اپنا گریبان چاک، 49۔51۔58۔61۔
6. شاہد علی خان (مدیر) الحمرا (لاہور: جلد 17، شمارہ 11، نومبر 2017ء)، 18۔
7. جاوید اقبال، ڈاکٹر، اپنا گریبان چاک، 76۔
8. ایضاً، 61۔75۔91۔
9. ایضاً، 213۔214۔
10. فردوس اختر (مقالہ نگار)، جسٹس (ر) جاوید اقبال بطور اقبال شناس (پی ایچ ڈی)، (اسلام آباد: شعبہ اُردو، وفاقی جامعہ اُردو، 2018ء)، 306۔
11. راشد حمید، ڈاکٹر، زندہ رود: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ (لاہور: اقبال اکادمی، اشاعت دوم، 2022ء)، 149۔
12. جاوید اقبال۔ مئے لالہ فام، 6۔
13. روزنامہ ایکسپریس نیوز۔ 5 اکتوبر 2015ء
14. فردوس اختر (مقالہ نگار)، جسٹس (ر) جاوید اقبال بطور اقبال شناس، 23۔

References in Roman Script

1. Javed Iqbal، Zinda Rood (Lahore: Sang-e-Mail Publication, 2nd Edition, 2008), 199.202. 204.
2. Javed Iqbal, Apna Greban Chaak (Lahore: Sang-e-Mail Publication, 6th Edition, 2009), 11.
3. Saesha Khan, Dr Justice (R) Javed Iqbal: Shaksiat aur Adbi Khidmat (Lahore: Suraj Publishing Beuru,1995),8.
4. Javed Iqbal, Mai Lala Faam, (Lahore: Sh Ghulam Ali and Sons Publishers, 2nd Edition, 1973) 3.

5. Javed Iqbal, Dr., Apna Greban Chaak, 49.51.58.61.
6. Shahid Ali Khan (Editor), Lahore- Jild 17 Shumara 11. November 2017,18.
7. Javed Iqbal, Dr- Apna Greban Chaak, 76.
8. Ibid, 61,75,91.
9. Ibid, 213, 214.
10. Firdous Akhtar, Muqala Nigar, Justice (R) Javed Iqbal betour Iqbal Shinas (PhD), (Islamabad: Department of Urdu, Wafaqi Urdu University, 2018),306.
11. Rashid Hameed, Dr., Zinda Rood: Tehqiqi-o-Tanqidi Mutala (Lahore: Iqbal Academy, 2nd Editon, 2022), 149.
12. Javed Iqbal, Mai Lala fam,6.
13. Roznama Express News- 5 October 2015.
14. Firdous Akhtar, Muqala Nigar, Justice (R) Javed Iqbal betour Iqbal Shinas, 23.